REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲ / نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۳ اخاء ۱۳۳۸ ہش | ۱۳ اکتوبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۴۱

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ساتویں سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح

کلاس میں مغربی پاکستان کے متعدد مقامات کے خدام کی شرکت

ربوہ ۱۲ اکتوبر۔ کل مورخہ ۱۱ اکتوبر کو سوا پانچ بجے شام مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس کا افتتاح عمل میں آیا۔ یہ کلاس اپنی نوعیت کی ساتویں کلاس ہے۔ مغربی پاکستان کے متعدد مقامات کی مجالس خدام الاحمدیہ کے خدام شرکت کر رہے ہیں۔ کل کلاس کا افتتاح ہونے اور اسکے بعد آج صبح تک ربوہ کے علاوہ راولپنڈی۔ لائلپور۔ لاہور۔ پشاور اور پکا انسوانہ ضلع جھنگ کے خدام یہاں پہنچ چکے ہیں۔ باقی اور مقامات سے بھی خدام کی آمد متوقع ہے کلاس جو دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے احاطہ میں منعقد ہو رہی ہے پندرہ روز جاری رہے گی اس میں شریک ہونے والے خدام کو ایک خاص تربیتی پروگرام کے تحت قرآن مجید۔ احادیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درس دیئے جائیں گے۔ اور دین و دنیا سے متعلق دیگر وسیع معلومات بہم پہنچائی جائیں گی۔ تاکہ کلاس میں شمولیت اختیار کرنیوالے خدام اپنے اپنے علاقہ میں واپس جاکر احمدی نوجوانوں کی تربیت کے کام میں ممد و معاون ثابت ہو سکیں۔

مبلغ غانا مکرم خلیل احمد صاحب اختر کی تشریف آوری

ربوہ ریلوے سٹیشن پر پُرجوش استقبال

ربوہ۔ مبلغ غانا مکرم خلیل احمد صاحب اختر غانا میں ساڑھے چار سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء بروز ہفتہ جناب ایکسپریس سے ربوہ واپس تشریف لائے۔ اہل ربوہ نے وکالت تبشیر کے زیر اہتمام ریلوے سٹیشن پر اپنے مجاہد بھائی کا پُرجوش خیر مقدم کیا۔ اور انہیں کثرت پھولوں کے ہار پہنا کر مرکز سلسلہ میں ان کی کامیاب مراجعت پر انہیں مبارکباد پیش کی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کا آنا مبارک کرے۔ اور انہیں پہلے سے بھی بڑھ کر خدمتِ دین کی توفیق سے نوازے آمین۔

برطانوی دارالعوام میں پارٹی پوزیشن

لنڈن ۱۲ اکتوبر۔ آخری حلقہ سے انتخابی نتیجہ معلوم ہو جانے کے بعد اب برطانوی دارالعوام میں آخری پارٹی پوزیشن یہ ہے۔

کنسرویٹو پارٹی	۳۶۶
لیبر پارٹی	۲۵۸
لبرل پارٹی	۶

یہ امر قابل ذکر ہے کہ جب ایک ماہ قبل برطانوی پارلیمنٹ توڑی گئی تھی تو سابقہ ایوان میں مسٹر میکملن کو ۵۶ ارکان کی اکثریت حاصل تھی۔ نئے ایوان میں مجموعی طور پر ایک سو دو ارکان کی اکثریت حاصل ہوگی۔

— جکارتہ ۱۲ اکتوبر۔ کولمبو منصوبے کا وزارتی سطح کا اجلاس ۱۱ نومبر کو جکارتہ میں منعقد ہوگا جسکا افتتاح صدر سوکارنو کریں گے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاعات

کل شام کچھ اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف رہی۔ اِس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے۔

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

(۱) ربوہ ۱۱ اکتوبر بوقت ساڑھے نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت بوجہ اعصابی و عام جسمانی ضعف خراب رہی۔ بعد دوپہر بے چینی کی تکلیف بھی شروع ہوگئی۔ رات نیند اچھی آگئی۔ اس وقت کچھ ضعف کی شکایت ہے۔

(۲) ربوہ ۱۲ اکتوبر۔ بوقت سوا نو بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ شام کو کچھ اعصابی ضعف اور بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ عام جسمانی کمزوری بدستور جاری ہے۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت کچھ بہتر ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعاؤں میں لگے رہیں۔

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

بوقت سوا نو بجے صبح۔ ربوہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۹ء

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

(۱) ربوہ ۱۱ اکتوبر۔ جیساکہ کل کی رپورٹ میں لکھا گیا تھا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی کلائی کی ٹوٹی ہوئی ہڈی صحیح پوزیشن میں نہ ہونے کے باعث درد لمبی چل رہی تھی۔ اور بعد میں پیچیدگی پیدا ہونے کا ڈر تھا۔ لہذا کل شام مکرم ڈاکٹر انور صاحب ماہر سرجن کو لائل پور سے بلوایا گیا۔ اور حضرت سیدہ موصوفہ کو فضل عمر ہسپتال میں بے ہوش کر کے ہڈیوں کو صحیح پوزیشن میں لانے کے بعد پلستر لگایا گیا۔ اس وقت دوبارہ ایکسرے بھی لیا گیا۔ اور سکریننگ بھی کی گئی۔ جس سے اطمینان ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہڈیاں اب صحیح پوزیشن میں آگئی ہیں۔ ہڈیوں کو دوبارہ صحیح پوزیشن میں لانے سے رات حضرت سیدہ موصوفہ کو درد کی شکایت رہی۔ اور نیند نہ آسکی۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتر ہے۔

(۲) ربوہ ۱۲ اکتوبر۔ کل دن بھر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو کچھ درد کی شکایت رہی۔ رات نیند نسبتاً بہتر آئی۔ اس وقت طبیعت کل کی نسبت بہتر ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے

خاکسار:۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۳ اکتوبر ۵۹ء

سخر لکم ما فی السمٰوات و ما فی الارض

اخبارات میں یہ بات آئی ہے کہ جب سوویٹ روس کے وزیراعظم خروشچیف امریکہ کا دورہ کر رہے تھے تو انہوں نے کئی مواقع پر اللہ تعالیٰ کا ذکر اس طرح کیا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس قادر مطلق ہستی کے قائل ہیں منکر نہیں چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک موقع پر انہوں نے یہ بھی فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ روس کے ساتھ ہے کیونکہ وہ ذہین لوگوں کا ساتھ دیتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

خواہ خروشچیف نے اللہ تعالیٰ کے متعلق یہ باتیں حقیقتاً کہی ہوں یا محض امریکہ والوں کو خوش کرنے کے لئے کہی ہوں یا انہیں چڑانے کے لئے کہی ہوں ہر طرح سے ایک بات واضح ہے کہ باوجود روس میں اللہ تعالیٰ کے خلاف پروپیگنڈا کے اللہ تعالیٰ کا خیال ان کے دل سے نہیں نکل سکا اور کسی نہ کسی وقت ان کی زبان سے یہ نام نکل ہی جاتا ہے۔ اس کی مادی وجہ تو یہ بتائی جائے گی کہ کئی صدیوں سے عیسائیت اور اسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا نام روسیوں کے دلوں میں ڈالا جاتا رہا ہے اور اب وہ اتنی مضبوط صورت اختیار کر چکا ہے کہ اس کو لوں سے کلی طور پر نکالنا آسان نہیں ہے۔

روس اور چین میں ایسے سائنٹیفک طریقے بھی استعمال کئے جاتے ہیں۔ جن سے ان کے زعم کے مطابق انسانی ذہن کو پرانے بوزروا خیالات سے دھو دھا کر صاف کیا جا سکتا ہے اور خالص مادہ پرستی کی ذہنیت پر لایا جا سکتا ہے۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح کسی رنگدار کپڑے کو رنگ کاٹ مسالوں سے صاف کر کے سفید براق بنایا جا سکتا ہے اور بہت ممکن ہے مسٹر خروشچیف پر بھی یہ عمل کیا گیا ہے۔ تاہم معلوم ہوتا ہے کہ خواہ مذہبی رنگ کاٹ نسخوں سے ان کی ذہنیت صاف کی گئی ہے یا کسی اور طرح سے ایسا کیا گیا ہے۔ تاہم مذہب ان کی ذہنیت سے بالکل دھویا نہیں جا سکا۔ بلکہ ہو سکتا ہے کہ یہ صفائی ذہن ذہن میں از سر نو واحد خدا کے داخل ہونے کے لئے بہترین مقام بن جائے اسی طرح جس طرح اسلام کے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی ترتیبی حکمت سے ظاہر ہوتا ہے۔ اسلام کے کلمہ لا الٰہ الا اللہ کی ترتیبی حکمت اسی حقیقت پر مبنی ہے کہ پہلے انسان کو ہر قسم کے بتوں سے جو خدا کی صفات کے ساتھ اس میں جاگزین ہو چکے ہوں اپنے دل کو پاک و صاف کر لینا چاہیئے۔ تاکہ واحد خدا تعالیٰ کا تصور اس میں کلی طور پر جاگزین ہو سکے۔

اس وقت یورپ اور اس کے زیر اثر تمام دنیا مذہبی بحران میں سے گذر رہی ہے۔ مادہ پرستی نے تمام قدیم مذہبی تصورات کو انسانوں کی ذہنیتوں میں متزلزل کر دیا ہے۔ مادی ترقی کے حقائق جو ظاہری حواس پر اثر انداز ہوتے ہیں پہلے سے بہت زیادہ ذہنیت پر چھا گئے ہیں۔ اس کا بظاہر نقصان تو یہ نظر آتا ہے کہ انسان مابعد الطبعیاتی حقائق سے بالکل بے پرواہ ہو گیا ہے۔ اور اس طرح اس مرکزی ہستی کے تصور پر بھی پردے پڑ گئے ہیں جس کو صحیح مذہبی زبان میں اللہ تعالیٰ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے یہ بظاہر بڑا نقصان ہے لیکن جیسا کہ ہم نے کہا ہے یہ بحرانی حالت ہے۔ اور اس کا فائدہ بھی ہوا ہے جو یہ ہے کہ انسان کے دل سے وہ تمام تنکے ٹوٹ پھوٹ کر نکل گئے ہیں۔ جو توہم پرستی نے صدیوں سے اس میں بنائے ہوئے تھے آج کا ترقی یافتہ ذہن کسی قسم کے بت کو کوئی وقعت دینے کو تیار نہیں ہے اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے پتھر، مٹی اور لکڑی کے بت تو کجا وہ ان قدرتی طاقتوں کو بھی اب خدائی صفات سے متصف کرنے سے انکاری ہے۔ جو قدیم سے انسانی زندگی پر بڑا اثر ڈالتے رہے ہیں۔ آج کوئی شخص آگ۔ پانی۔ ہوا۔ بادل۔ سورج۔ چاند۔ ستاروں اور اسی قسم کے دوسرے مظاہر قدرت کو پوجنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ سائنس کی ترقی نے انسان کے دل سے ان تمام مظاہر کا خوف اور تقدس نکال دیا ہے۔ اور بجائے ان کو پوجنے کے اب انسان ان کو اپنی اغراض و مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنانا چاہتا ہے چنانچہ مادی ترقی کا مطلب یہ ہے کہ انسان ان قدرتی قوتوں کو اپنے قابو میں لے آئے یا جیسا کہ قرآنی زبان میں کہا گیا ہے۔ ان کو مسخر کر لے۔

اس تسخیری ذہنیت سے قرآن کریم کی بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات انسان کی تسخیر کے لئے بنائی ہے موجودہ سائنسی اور مادی ترقی گویا اس حقیقت کی عملی تصدیق ہے۔ جیسا کہ سورہ جاثیہ میں آتا ہے:۔

اللہ الذی سخر لکم
البحر لتجری الفلک
فیہ بامرہٖ ولتبتغوا
من فضلہٖ و لعلکم
تشکرون ۔ وسخر لکم
ما فی السمٰوات و ما
فی الارض جمیعاً منہ
ان فی ذالک لاٰیٰت
لقوم یتفکرون ۝

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ وہ ہے جس نے تمہارے واسطے سمندر کو مسخر کیا ہے تاکہ تم اس میں اس کے حکم سے کشتیاں چلاؤ اور اس کے فضلوں اور نعمتوں کی جستجو کرو۔ اور اسی نے تمہارے لئے وہ تمام اشیاء چیزیں مسخر کی ہیں جو آسمانوں اور زمین میں پائی جاتی ہیں۔ یقیناً اس میں غور و فکر کرنے والی قوم کے لئے (اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کی) نشانیاں ہیں۔

اس طرح مغرب کی یہ مادی ترقی اس لحاظ سے مفید ہے کہ اب ان لوگوں کے لئے (اللہ تعالیٰ کے سوا) کسی خود ساختہ خداوند کو پوجنے کا کوئی امکان نہیں رہا۔ وہ تمام بت جو مختلف اقوام پوجا کرتی تھیں ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں۔ اور تمام اقوام توہم پرستی کے جال سے نکلتی جا رہی ہیں۔ بعض مشرقی ممالک ہند اور چین میں جو بتوں کے مندر اور ستھان رہ گئے ہیں وہ بھی رفتہ رفتہ منہدم ہوتے جا رہے ہیں۔ جوں جوں یہ انسان سائنس کی ترقیوں سے مانوس ہوتے جائیں گے۔ توں توں حقیقی بت پرستی ختم ہوتی جائے گی۔ اس طرح اسلام کے کلمہ کا پہلا جزو لا الٰہ۔ اپنا اثر دکھا رہا ہے۔ اس پر حکمت کلمہ کا یہ جزو پورا ہو رہا ہے۔ اور انسانی ذہن بتوں کی آلائش سے پاک ہوتے چلے جاتے ہیں۔

لہٰذا جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے خروشچیف نے خواہ تمسخر سے یا حقیقی اعتقاد کی بناء پر دورہ امریکہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا ہے ہمیں اس سے نیک نتیجہ کی ہی توقع کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے سورہ جاثیہ میں واضح فرمایا ہے۔ یہ تسخیر کائنات اللہ تعالیٰ کے وجود پر اپنے اندر نہایت نمایاں نشانیاں قائم کرتی ہے۔ اس تسخیر کائنات سے اس بات کا بڑا امکان پیدا ہو گیا ہے کہ یہ بڑے بڑے مادہ پرست ان نشانیوں کو دیکھ کر "واحد خدا" کے پرستار بن جائیں۔ خاص کر اس وجہ سے بھی کہ سائنس نے ان کے ذہنوں کو ہر قسم کے انسانی ساخت کے بتوں کی آلائشوں سے دھو کر بالکل پاک و صاف کر دیا ہے اور وہ اتنے سفید ہو گئے ہیں کہ اب ان پر صبغۃ اللہ آسانی سے چڑھ سکتا ہے

سچی بات یہ ہے کہ ہم بجائے اس کے کہ ان سائنسدانوں کی ترقیوں کو مذہب اور اسلام کے منافی سمجھیں۔ ہمیں خوش ہونا چاہیئے کہ وہ ان ترقیوں کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تصدیق کر رہے ہیں کہ

سخر لکم ما فی السمٰوت و
ما فی الارض جمیعاً منہ

اب یہ ہمارا کام ہے کہ ہم ان سائنسدانوں کو قرآن کریم کے اس اعجازی کلام سے آشنا کرائیں۔ اور ان کی توجہ اس آیہ کریمہ کے دوسرے حصہ کی طرف مبذول کرائیں۔ جو یہ ہے کہ

ان فی ذالک لاٰیات لقوم
یتفکرون ۝

انہیں بتائیں کہ کائنات کی حکمتیں جو تم کو معلوم ہوئی ہیں یہ اس واحد خدا تعالیٰ کی قدرت کے وجود پر شاہد ہیں جو قادر مطلق ہے اور دیکھو کہ آج سے ۱۳½ سو سال پہلے اس نے ایک "اُمّی" کے ذریعہ ہمیں بتایا تھا۔ کہ اللہ الذی ......

سخر لکم ما فی السمٰوات و ما فی الارض

آج اپنی سائنسی ترقیوں سے تم نے خود عملاً یہ ثابت کر دیا ہے کہ اس وقت جو کچھ کہا گیا تھا وہ "سچ" تھا۔ وہ "حق" تھا اور حقیقت یہ ہے کہ امریکہ میں جو اللہ تعالیٰ کے متعلق خروشچیف نے گاہ بگاہ اظہار خیال کیا ہے ہم اس سے یہ نتیجہ نکالنے میں حق بجانب ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ خروشچیف دل سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا قائل اور انکار کے بعد کائنات کا یہ پر حکمت کارخانہ دیکھ کر ہی قائل ہوا ہو ہمیں اس سے نہایت کام لینا چاہیئے

خدام الاحمدیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع

۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اٹھارواں سالانہ اجتماع امسال ۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء کو بمقام ربوہ منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ جملہ خدام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے انتظام کے ماتحت اس موقعہ پر اپنے مرکز میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر اجتماع کی برکتوں سے متمتع ہوں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

آدابِ مرکز

از مکرم و محترم بشارت الرحمن صاحب ایم۔اے ربوہ

اپنے گھر میں انسان بالکل آزاد ہوتا ہے جس جگہ کو جیسے چاہے استعمال کرے۔ کوئی روک نہیں ہوتی۔ لیکن اگر ہم کسی دوست کے گھر جائیں اور اسکے ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر قیمتی قالین پر تھوکنا شروع کر دیں۔ یا اس پر پانی ہی گرا دیں۔ قالین نہ سہی معمولی پڑھنے کی میز پر ہی پانی گرا دیں۔ اور باوجود اسکے منع کرنے کے ایسا کرنے سے نہ رکیں۔ تو وہ کس قدر خفا ہو گا۔ بلکہ عین ممکن ہے۔ کہ وہ دوستی کو بالائے طاق رکھ کر لڑنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ کہے گا۔ کہ میرے گھر کا اسے پاس نہیں۔ میرے ساتھ تعلق رکھنے والی چیز کی اسے اگر عزت ملحوظ نہیں تو گویا میری عزت ملحوظ نہیں۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ شخص میرے لئے کوئی حقیقی اخلاص اپنے اندر نہیں رکھتا۔

اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ مرکز دل کا بھی یہی حال ہے۔ سب سے پہلا مرکز اللہ تعالیٰ نے خانہ کعبہ کو بنایا تھا۔ اس کے متعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خاص احکام دیئے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا گھر قرار دیا۔ اور اس کے ساتھ ہمیشہ ہمیش کے لئے عظیم برکات وابستہ کر دیں۔ اس کی بے حرمتی کرنے والوں پر اس کی غیرت بھڑکتی۔ اس کی عزت کرنے والوں کی عزت دنیا میں قائم کی گئی۔ کیونکہ وہ گھر خدا کا تھا۔ خدا تعالیٰ کے نشانات اسکے ساتھ وابستہ تھے۔

اس خانہ کعبہ کے خادم کے طور پر اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور مرکز اسلام قائم کیا۔ اور اپنے مسیح کے قدموں اور انفاس سے اسے مبارک کیا۔ پھر اس مرکز اسلام کے ظل کے طور پر پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے بے آب و گیاہ علاقہ میں ایک مقام کو چنا اور ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کا اسے مرکز بنا دیا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس مرکز میں بھی ایسے آداب کو ملحوظ رکھیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے بابرکت مقامات کے متعلق مقرر فرما رکھے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

ان الذین کفروا و
یصدون عن سبیل اللہ
والمسجد الحرام الذی
جعلناہ للناس سوآء
العاکف فیہ والباد
ومن یرد فیہ بالحاد
بظلم نذقہ من
عذاب الیم

ترجمہ وہ لوگ جو کافر ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے راستہ سے اور بیت اللہ کی طرف جانے سے جس کو ہم نے تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے بنایا ہے روکتے ہیں۔ حالانکہ وہ بیت اللہ ایسا ہے جس کو ہم نے تمام انسانوں کے لئے بنایا ہے۔ ان کے لئے بھی اس میں بیٹھ کر خدا کی عبادت کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے بھی جو جنگلوں میں رہتے ہیں۔ اور جو کوئی شخص اس میں ظلم کی راہ سے کوئی کجی پیدا کرنا چاہے گا۔ اس کو ہم دردناک عذاب دیں گے۔

(سورۃ حج رکوع ۳) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو لوگ خدا کے گھر اور مرکز سے لوگوں کو روکتے ہیں۔ جو در اصل ان کی اپنی بے ایمانی کا اظہار ہوتا ہے۔ اور ان کے اندر وہ کجی کی راہیں اختیار کرتے ہیں۔ ہم انہیں دردناک عذاب چکھائیں گے۔

اب واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ کے گھر سے روکنا اس طرح بھی ہوتا ہے۔ کہ اس میں رہ کر انسان ایسا بد نمونہ پیش کرے۔ جو باہر سے آنے والوں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہے۔ اور اس نمونہ کو دیکھ کر پیچھے دین سے بدظن ہو جائیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرکز میں تو بہت مضبوط ایمان والے لوگ رہتے ہیں۔ ہماری کمزوریوں اور لغزشوں سے انہیں بھلا کیسے ٹھوکر لگ سکتی ہے۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ دیا ہے کہ جعلناہ للناس سوآء العاکف فیہ والباد۔ یہ مرکز جیسا کہ اس کے اپنے باشندوں کے لئے ہے۔ ایسا ہی یہ جنگلوں میں رہنے والے لوگوں کے روحانی فائدہ کے لئے بنایا گیا ہے یعنی مرکز سے باہر کے مقامات بمنزلہ جنگل کے ہیں۔ ایسے مقامات سے لوگ احمدیت کی صحیح روح کو جذب کرنے کے لئے مرکز میں آتے ہیں۔ لیکن یہاں کچھ ایسے لوگ ہوں جو اپنی کج رویوں کے سبب باہر سے آنے والوں کے لئے ابتلاء اور ٹھوکر کا موجب بن جائیں۔ وہ یقیناً اس آیت کی وعید کے نیچے آتے ہیں کہ نذقہ من عذاب الیم

اس آیت میں یہ بھی اشارہ کر دیا گیا ہے کہ ان الذین کفروا و یصدون عن سبیل اللہ یعنے جو لوگ دل میں کجی رکھتے ہیں۔ اور اس وجہ سے روکتے ہیں۔ گویا مرکز میں رہ کر وہ لوگ علانیہ کجرویوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ وہ اس بات کا بھی اظہار کرتے ہیں۔ کہ ان کے دل میں سچا ایمان اور یقین نہیں ہے۔ اور وہ در اصل اندر سے بھیڑیئے ہیں

اس کے بعد فرماتا ہے کہ جو ایسا کریگا نذقہ من عذاب الیم۔ ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔ دردناک عذاب وہ ہوتا ہے۔ جس کی تکلیف دل میں محسوس ہو بعض اوقات سخت سے سخت تکلیف عذاب الیم نہیں بنتی۔ اب اس عذاب الیم کی تشریح یہ ہے کہ جو لوگ مرکز میں آکر رہتے ہیں۔ اتنا تو ظاہر ہے کہ ابتداء میں ان کے اندر یا ان کے بعض بزرگوں کے اندر ایمان تھا۔ اور وہ حصول برکات کے لئے ہی یہاں آئے تھے۔ پھر بعض لوگوں کی صحبت کی وجہ سے وہ بگڑ گئے لیکن ان کے دلوں کے اندر کچھ نہ کچھ ایمان ضرور رہتا ہے۔ اس لئے جب یہ لوگ کجرویوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ تو کچھ نہ کچھ ان کا نفس بھی انہیں ملامت کرتا ہے۔ ان کے دلوں میں دماغوں میں ایک کشمکش سی پیدا ہو جاتی ہے۔ جو ان کے اندرونی امن اور اطمینان کو زائل کرتی رہتی ہے۔ یہ اندرونی کشمکش انسان کی قوت عملیہ کو زائل کر دیتی ہے۔ اور ایسے لوگ دنیوی ترقی کی دوڑ میں دوسروں سے پیچھے رہ جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ملحدین اور کفار میں سے جو لوگ فسق و فجور میں مبتلا ہوں، وہ دنیا میں بعض اوقات بہت ترقی کرتے ہیں۔ لیکن مومنوں میں سے اگر بعض لوگ ایسے کام کریں۔ تو وہ دنیا میں بھی تنزل کرتے ہیں

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

استغفار کی اصل حقیقت

"جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن شریف نے دو نام پیش کئے ہیں۔ اوّل الحیّ، دوم القیوّم۔ الحیّ کے معنے ہیں خود زندہ اور دوسروں کو زندگی عطا کرنے والا۔ القیوّم کے معنے ہیں خود قائم اور دوسروں کے قیام کا اصلی باعث۔ دنیا کی ہر ایک چیز کا ظاہری اور باطنی قیام اور زندگی انہی دو صفات کے طفیل سے ہے۔ پس حیّ کا لفظ چاہتا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ جیسا کہ اس کا مظہر سورۃ فاتحہ میں ایاک نعبد ہے۔ اور القیوّم چاہتا ہے کہ اس سے سہارا طلب کیا جائے۔ اور اس کو ایاک نستعین کے لفظ سے ادا کیا گیا ہے۔ حیّ کا لفظ عبادت کو اس لئے چاہتا ہے۔ کہ اس نے تمام مخلوق کو پیدا کیا۔ اور پیدا کر کے چھوڑ نہیں دیا۔ مثلاً جیسے معمار جس نے ایک عمارت کو بنایا ہے۔ اور اس کے مر جانے سے عمارت کا کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن مخلوقات کو خدا تعالیٰ کی ہر حال میں ضرورت لاحق رہتی ہے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ خدا تعالیٰ سے طاقت طلب کرتے رہیں۔ اور یہی استغفار ہے۔ اصل حقیقت تو استغفار کی یہی ہے۔ پھر اسے وسیع کر کے اس کا مفہوم گناہوں کے بُرے نتائج سے محفوظ رکھنا بھی لیا گیا۔ اور انسانی کمزوریوں سے بچنے کے لئے بھی اسے استعمال کیا گیا۔ پس جو شخص انسان ہو کر استغفار کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ وہ بے ادب دہریہ ہے۔"

(الحکم جلد ۶ نمبر ۱۰)

اور ان کا یہ حسرتناک انجام ان کے لئے عذاب الیم یعنی اندرونی جلن اور دکھ کا موجب بن جاتا ہے۔ مسلمانوں میں جو عام بے علمی اور سستی پیدا ہوئی اس کی ایک وجہ یہی تھی کہ ان کے دماغوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے دین پر کچھ نہ کچھ ایمان ہوتا تھا اس کے باوجود جب وہ بے عملیوں سے باز نہ آئے تو ان کے دماغوں میں ایک خوفناک کشمکش شروع ہوئی۔ ان کے اعصاب پر اثر پڑتا تھا ان کی قوت عملیہ ہوئی نے اپنے مذہب کو چھوڑ کر دنیا میں ترقی کر گئے۔ مسلمانوں نے اپنے مذہب کو ترک کیا اور دنیا ان کے خلاف میں خسارہ پا گئے۔ ان کی دولت ان کا علم۔ ان کا وقار۔ ان کا دبدبہ سلطنتیں غرضیکہ سب کچھ ان کے ہاتھ سے جاتا رہا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے شعائر اور حرمت والے مقامات کے تقدس کا لحاظ نہ رکھو گے تو تمہارے دلوں میں بے اطمینانی کا عذاب پیدا ہو جائے گا

قرآن کریم کی اس وعید کے بعد ہمارا خاص طور پر فرض ہو جاتا ہے کہ مرکز میں رہ کر اپنی اصلاح کی پوری پوری کوشش کریں اور اگر بعض اندرونی اور مخفی خامیوں کی اصلاح میں دیر بھی لگے کم از کم ظاہر میں نظر آنے والی خامیوں سے بہرحال بچیں خواہ ایک حد تک تکلف بھی کرنا پڑے اللہ تعالیٰ ہمیں پاکستان کے تمام مہاجرین کے مراکز سے نرالا۔ ایک مرکز اپنی پیشگوئیوں کے مطابق عطا کیا ہے ہمارا فرض ہے کہ اسے ظاہری اور باطنی گندوں سے پاک رکھیں اور ظاہری اور باطنی دونوں طور پر اسے خوبصورت اور دلکش بنانے کی پوری پوری کوشش کریں۔ تاہم بھی ابراہیمی اور اسماعیلی برکات کے وارث ہوں۔ کیونکہ یہی کام خاص طور پر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام کے سپرد فرمایا تھا۔ چنانچہ قرآن کریم میں وَاِذْ بَوَّأْنَا لِاِبْرَاهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا وَّطَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْقَائِمِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور یاد کر جب ہم نے ابراہیم کو بیت اللہ کی جگہ پر رہائش کا موقعہ دیا اور کہا کہ کسی چیز کو ہمارا شریک نہ بناؤ اور میرے گھر کو طواف کرنے والوں کے لئے اور کھڑے ہو کر عبادت کرنے والوں کے لئے اور سجدہ کرنے والوں کے لئے پاک کر

ربوہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے تبلیغ اسلام کا ایک مرکز بنایا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس مرکز کو جسمانی اور روحانی قسم کی آلائش سے پاک رکھیں بیرونی ممالک کے نومسلم جب زیارت کے لئے اور احمدیت کے نور کو جذب کرنے کے لئے یہاں آئیں تو وہ عشق و محبت دکھائیں اسی طرح سے جو یہاں مقیم ہیں اور رکوع اور سجود میں مصروف ہیں انہیں بھی ہمارے کردار سے کوئی تکلیف نہ ہو۔

ذرا سوچیں تو سہی کہ ایک جرمن یا ایک امریکن جن کے اپنے شہر صفائی میں بے نظیر ہوتے ہیں۔ یہاں آئے اور ہمارے بازاروں میں گند دیکھے تو وہ کیا اثر لے گا۔ یہی اثر ہوگا کہ ان کے مذہب نے صفائی کا کوئی لحاظ نہیں رکھا۔ یعنی وہ اسلام سے ہی بدظن ہو جائے گا۔ حالانکہ اسلام نے سب مذاہب سے زیادہ صفائی پہ زور دیا ہے۔

قرآن کریم کی بالکل ابتدا میں اترنے والی آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا تھا کہ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ کہ ہر قسم کے روحانی اور ظاہری گند کو دور کر۔

خواہ اس کے برے اثرات کتنے ہی غیر معقول ہوں اور ان کے اندر منطقی صداقت نہ ہو پھر بھی یہ بات بالکل عیاں ہے کہ اسے کچھ ضرور لگ سکتی ہے پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھی اپنے مرکز میں رہائش کا موقعہ دے کر یہی حکم دیا ہے کہ طَهِّرْ بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ کہ اے خدام اور اے انصار میرے مرکز کو ہر قسم کی آلودگی سے پاک رکھو تا طواف کرنے والے اور یہاں مستقل طور پہ بیٹھنے والے اور رکوع اور سجود کرنے والے فائدہ اٹھائیں اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھیں۔

ان آیات کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ عزت والی جگہوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ اس کے رب کے نزدیک اس کے لئے سراسر خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے

اسی طرح اس سے آگے چل کر فرماتا ہے ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ (ترجمہ) حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ نشانیوں کی عزت کرے گا اس کے اس فعل کو دلوں کا تقویٰ قرار دیا جائے گا۔ یعنی ایسے لوگوں کے ساتھ متقیوں والا سلوک کیا جائے گا۔ اور یہ کہ متقیوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کیا سلوک کرتا ہے اس سے سارا قرآن کریم بھرا پڑا ہے۔ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ۔ متقیوں کی ہی عبادات اور

(بقیہ صفحہ ۸)

صفائی اور اسلام

(از مکرم قائد صاحب خدمت خلق مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اسلام دین فطرت ہے اس لئے اس نے ضابطۂ حیات پیش کرتے ہوئے انسانی فطرت کے تمام پہلوؤں کو مدنظر رکھا ہے۔ اس فطرتی تقاضا کی ایک مثال باطنی صفائی کے ساتھ ظاہری صفائی ہے۔ جہاں عیسائیت نے ظاہری صفائی کی طرف تغافل برتا وہاں پہ اسلام نے اس کو اپنی بنیادی تعلیم کا حصہ بنایا مغربی دنیا کے مشہور مفکر و مصنف لارڈ برٹرینڈ رسل اپنی کتاب "Marriage and Morals" کے صفحہ ۴-۳ پہ لکھتے ہیں:۔

گرجا نے غسل کی عادت کی اس لئے مذمت کی کہ اس سے جسم میں دلکشی بڑھ جاتی ہے۔ جس سے گناہ کی طرف رجحان زیادہ ہوتا ہے۔ میل کی تعریف کی گئی اور تقدس کی بو زیادہ سے زیادہ سرایت کرنے والی ہو گئی۔ سینٹ پال نے فرمایا کہ "جسم اور لباس کی صفائی کا مطلب روح کی گندگی ہے"

(Studies in The Psychology of Sex صفحہ ۳۱ جز چہارم)

جوؤں کو خدا تعالیٰ کے موتی کا نام دیا گیا اور ان سے ڈھکا ہونا مقدس انسان کا طرۂ امتیاز سمجھا گیا۔

بخلاف اس کے قرآنی تعلیم خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنئے فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ یعنی خدا تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور جسمانی طہارت کے پابند رہنے والوں کو دوست رکھتا ہے

اس آیت میں توابین کے لفظ سے خدا تعالیٰ نے باطنی طہارت اور پاکیزگی کی طرف توجہ دلائی ہے اور متطہرین کے لفظ سے ظاہری طہارت اور پاکیزگی کی ترغیب فرمائی ہے۔ اس آیت سے یہ مطلب نہیں نکلتا کہ صرف ایسے شخصوں کو خدا تعالیٰ دوست رکھتا ہے جو محض ظاہری پاکیزگی کے پابند ہوں بلکہ توابین کے لفظ کو ساتھ ملا کر بیان فرمایا تاکہ اس بات کی طرف اشارہ ہو کہ خدا تعالیٰ کی اکمل اور اتم محبت جس سے قیامت میں نجات ہو گی اس سے وابستہ ہے کہ انسان علاوہ ظاہری پاکیزگی کے خدا تعالیٰ کی طرف سچا رجوع کرے"

(تقریر ۲ مئی ۱۹۰۸ء بحوالہ تبلیغ الحق صفحہ ۱۹)

ایک اور موقع پر حضور علیہ السلام نے ظاہری صفائی کے فلسفہ کی طرف اس طرح ارشاد فرمایا:

"قرآن کریم میں آیا ہے وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (پ ۲۹) یعنی ہر ایک قسم کی پلیدی سے پرہیز کر۔ ہجر دور چلے جانے کو کہتے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوا کہ روحانی پاکیزگی چاہنے والوں کے لئے ظاہری پاکیزگی اور صفائی بھی ضروری ہے۔ کیونکہ ایک قوت کا اثر دوسری پر اور ایک پہلو کا اثر دوسرے پر ہوتا ہے۔ وہ حالتیں ہیں۔ جو باطنی حالت تقویٰ اور طہارت پہ قائم ہونا چاہتے ہیں وہ ظاہری پاکیزگی بھی چاہتے ہیں...... ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی ممد اور معاون ہے"

(تقریر ۲ مئی ۱۸۹۸ء بحوالہ تبلیغ الحق صفحہ ۲۲)

پس جہاں ہمیں باطنی طہارت نیکی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیار کے حصول کے لئے کوشش کرنی چاہئے وہاں پہ اپنے جسم کی صفائی۔ لباس کی صفائی۔ گھر اور ماحول کی صفائی اور مساجد کی صفائی سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس کے بغیر باطن کی صفائی میسر نہیں آسکتی جسم اور لباس کی صفائی سے انسان خصوصاً ادھیڑ عمر میں تندرست و بے پروا ہو جاتا ہے۔ اس لئے انصار اللہ کو ان قرآنی احکام کو خاص طور پہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔

دعائے مغفرت

میرے خسر حضرت سید محمد شاہ صاحب پنشنر آف فتح پور گجرات۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے راولپنڈی شہر میں مورخہ ۲۴/۹/۵۹ بروز جمعرات بوقت ۸ بجے شب اس دار فانی سے کوچ فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اعلیٰ علیین میں داخل فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(سید عزیز احمد شاہد مربی کوٹلی آزاد کشمیر)

میری زندگی کے بعض حالات

از محترم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب مرحوم و مغفور

(قسط نمبر ۳)

حقہ نوشی ترک کرنے کی توفیق

خواجہ صاحب کی تقریر والے جلسہ کے بعد ہم لوگ بیٹھ گئے اور حقہ کا دور چل پڑا۔ اس وقت تک میں حقہ پیا کرتا تھا۔ میں نے خواجہ صاحب سے دریافت کیا کہ حقہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا خیال ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حضور نے اسے حرام تو نہیں ٹھہرایا لیکن حضور اس کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ میرے دل نے اسی وقت یہ فتویٰ دیا کہ جس چیز کو امام مہدی علیہ السلام نے ناپسند کیا اسے ترک کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ اس مجلس میں بھی اس کے بعد میں نے حقہ پینے سے پرہیز کیا اور گھر پر لوٹ کر کسی کو نہ بتایا کہ میں نے حقہ نوشی ترک کر دی ہے۔ حتیٰ کہ اس ارادے پر کوئی پچاس ایک گھنٹے گذر گئے مجھے حقہ نوشی کی عادت ترک کرنے میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ بجز اسکے کہ کبھی سفر کے دوران میں جب دوسرے ہم سفر لوگ سگریٹ نوشی کرتے تو میرے دل میں بھی اس کی تحریک ہوتی۔ لیکن یہ عارضی کشش تھی۔ جس کا مقابلہ میرا نفس آسانی کے ساتھ کر لیتا تھا۔

نفس اور ضمیر میں کشمکش

یہ جلسہ جس میں میں نے اپنی بیعت کا اعلان کیا غالباً ۳۱ر جولائی و یکم اگست ۱۹۰۹ء کو ہوا تھا۔ یکم اور ۲ر اگست کی درمیانی رات کو نصف شب کے قریب میری آنکھ کھل گئی اور میرے نفس اور ضمیر کی باہمی لڑائی شروع ہو گئی۔ ضمیر کا تقاضا تھا کہ بیعت کر لینے کے بعد اٹھو اور تہجد کی نماز ادا کرو۔ نفس کہتا تھا کہ بے شک یہ مستحسن چیز ہے لیکن یہ کیا ضروری ہے کہ آج ہی نماز تہجد کا پڑھنا شروع کیا جائے۔ جبکہ جلسہ کی بھاگ دوڑ کی وجہ سے طبیعت میں بڑی کوفت بھی ہے آخر کار ضمیر اس دلیل سے غالب آ گیا کہ رنج تو اللہ تعالےٰ نے تمہیں جگا دیا ہے۔ اس لئے اٹھ کر دو چار نفل ضرور پڑھنے چاہئیں۔ اس کی اطلاع میں نے بعد میں حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ کی خدمت میں کی تو حضور نے تحریر فرمایا کہ آپ انشاء اللہ روحانی لحاظ سے بہت ترقی کریں گے۔

مخالفین کے جلسے

میرے بیعت کر لینے پر جس کا اعلان مندرجہ بالا جلسہ میں ڈرامائی طور پر ہوا شہر میں بہت ہل چل مچ گئی۔ جو لوگ ہمارے مخالف تھے۔ ان کا ایک وفد مرزا ناصر علی صاحب مرحوم کے پاس گیا اور اس نے انہیں کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ آپ بھی جلد یا بدیر احمدی ہو جائیں گے۔ مگر مہربانی کر کے آپ خاموشی سے بیعت کریں اور میرا حوالہ دیکر کہا کہ اس کی طرح پبلک طور پر قبول احمدیت کا اعلان نہ کریں۔ ازاں بعد ان لوگوں نے اپنے ایک مولوی کو بلا کر ہر روز ہمارے خلاف لیکچر کرانے شروع کر دئے۔ چنانچہ ایک رات میرے مکان کے عین باہر بھی ایسا جلسہ کیا لیکن میں نے ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے مجھے شروع ہی میں فرما دیا تھا کہ آپ تبلیغ کیا کریں۔ لیکن مناظروں سے حتی الوسع بچیں۔

علاوہ مندرجہ بالا مولوی کو بلانے کے مخالفین نے ایک بڑا جلسہ کیا جس میں قریباً بارہ چودہ علماء باہر سے منگوائے۔ ان میں مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور عبدالحکیم پٹیالوی بھی شامل تھے۔ مولوی ابراہیم صاحب کے وعظ میں جو دو دن ہوتا رہا۔ میں خاص طور پر شامل ہوا۔ بعد ازاں ہم نے جوابی جلسہ اپنی مسجد میں کیا۔ اور جو دلائل میں نے مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر کے جواب میں دئے انہیں بعد میں فرزند علی بجواب ابراہیم کے نام سے کتابی صورت میں بھی شائع کر دیا

ایک معزز غیر احمدی کی شہادت

میری تبدیلی راولپنڈی سے فیروزپور شروع فروری ۱۹۰۸ء میں ہوئی تھی اس سال کے آخیر میں وہاں کے احمدی دوست بنام ملک محمد حیات خانصاحب تھانیدار نے بڑے زور سے مجھے ترغیب دی کہ میں سالانہ جلسے پر قادیان ان کے ساتھ چلوں۔ وہ اس بات پر بھی اصرار کرتے رہے۔ کہ میں حضور علیہ السلام کے دعویٰ کی تصدیق قادیان کے مقامی باشندوں سے پوچھ کر کروں لیکن افسوس کہ میں اس پر رضامند نہ ہوا۔ لیکن ۱۹۰۸ء میں ہوشیارپور کے رہنے والے ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بنام شیخ نجم الدین صاحب سے ایک ملاقات کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر چل پڑا۔ اور میں نے کہا کہ حضرت مرزا صاحب کی زندگی کے متعلق تحقیقات کرنا ایک مشکل بات ہے۔ شیخ نجم الدین صاحب نے کہا کہ مرزا صاحب کے زندگی کے حالات آپ مجھ سے سنیں۔ وہ احمدی نہیں تھے۔ لیکن انہوں نے ہر لحاظ سے حضور کی تعریف کی۔ حضور کی راستبازی دیانتداری اور ایام ملازمت میں ہر قسم کے عیب سے پاکیزگی کی شہادت دی۔ اس سے مجھے بہت خوشی ہوئی کہ حضور کے ذاتی اوصاف کے متعلق ایک تسلی بخش شہادت میسر آ گئی یہ واقع ۱۹۰۸ء کے جون یا جولائی کا ہے

مسلمانوں کی مشترکہ فلاح و بہبود کیلئے کام

دسمبر ۱۹۰۸ء کے جلسہ میں پہلی مرتبہ قادیان گیا۔ اور حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کی دو تقریریں سنیں۔ آپ کی ایک تقریر سے متاثر ہو کر میں نے واپس فیروزپور آکر مسلمانوں کی مشترکہ فلاح و بہبود کے لئے کام شروع کر دیا۔ میں نے متمول مسلمانوں سے چندہ جمع کر کے غرباء اور مستحق طلباء کو کتابوں کے خریدنے اور دوسری ضروریات کے لئے وظیفے دینے کی تحریک کی۔ میری اس تجویز کو بہت پسند کیا گیا۔ اور مجھے ہی اس کام کا سکرٹری بنا دیا گیا۔ تھوڑے ہی عرصہ میں کافی رقم غریب طلباء کی مدد کے لئے جمع ہونی شروع ہو گئی۔ بعد میں جب میں احمدی ہو گیا تو میں نے اس خیال سے کہ لوگ اب مجھے اس عہدہ پر رکھنا پسند نہیں کریں گے۔ سکرٹری شپ سے استعفیٰ پیش کر دیا۔ لیکن انجمن کی مجلس عاملہ نے جس میں قریباً ۲۵ کس شامل تھے اور وہ سب غیر احمدی تھے یہ فیصلہ کیا کہ احمدی ہونے کے باوجود مجھے اس عہدہ پر قائم رکھا جائے گا۔ چنانچہ میں بیعت کے تیرہ ماہ بعد تک یہ کام کرتا رہا حتیٰ کہ ستمبر ۱۹۱۰ء میں میں تین ماہ کی رخصت لے کر ترجمہ قرآن شریف پڑھنے کے لئے قادیان چلا گیا۔ اور جاتے وقت میں ایک غیر احمدی دوست کو اپنی اسامی کا چارج دے گیا۔ بعد ازاں مستقل طور پر وہی اس کام کے انچارج بن گئے۔

(باقی)

مولانا عبدالمجید صاحب سالک مرحوم

از مکرم عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے

احباب یہ خبر اخبارات میں پڑھ چکے ہوں گے کہ مولانا عبدالمجید صاحب سالک جو ہمارے ملک کے کہنہ مشق صحافی صف اوّل کے ادیب و انشا پرداز تھے وفات پا چکے ہیں۔ ان کی وفات پر ادبی حلقوں سے تعلق رکھنے والے اہل قلم اور اخبار نویس حضرات تو بہرحال لکھیں گے اور لکھ رہے ہیں۔ دوسرے لوگ بھی اُن کے صدمے کو ویسے ہی محسوس کر رہے ہیں۔ جیسے کہ ان کے خاندان کے افراد یا دیگر قلمکار۔ ادب کسی طبقہ یا فرقہ کی اثاث نہیں۔ اور نہ ہی کسی قوم تک محدود ہے۔ سالک صاحب کی بذلہ سنجی۔ اور طبیعت کی شگفتگی ایک بے پایاں بحر تھا۔ جس سے ہر خاص و عام شاد کام تھا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے۔ وہ ربوہ میں چار پانچ دفعہ تشریف لائے۔ سب سے پہلی دفعہ ۱۹۴۸ء میں جب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے یہاں ربوہ میں پریس کانفرنس طلب فرمائی اور سابق پنجاب کے تقریباً تمام چیدہ اخبار نویس یہاں آئے۔ تو سالک صاحب بھی تشریف لائے۔ کانفرنس کے دوران میں بھی اور اس کے بعد بھی سالک صاحب کی خوش طبعی سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر اہل محفل بار بار مسکراتے اور خوشی کا اظہار فرماتے۔ کھانے کے بعد حضور نے ارشاد فرمایا کہ مہمان حضرات کو ربوہ کے قرب و جوار کے علاقے کی سیر کرائی جائے چنانچہ ہم مختلف پہاڑیوں کا چکر لگانے کے بعد ایک کھلی جگہ آ بیٹھے ہم لوگ ایک دائرے میں بیٹھے تھے اور سالک صاحب صدر محفل تھے۔ کہ ایک دوست نے "اشعار" کی فرمائش کی۔ ہم نے اپنا اپنا کلام پیش کیا۔ آخر میں جب سالک صاحب کی باری آئی۔ تو آپ نے غالباً پہلی دفعہ اپنی وہ مشہور نظم سنائی۔ جو بعد میں تمام بزم سخن کی جان قرار پائی۔ اس کا ایک شعر اب بھی بے اختیار میری زبان پر آ رہا ہے۔ ؎

کبھی ماضی منور تھا اگر تو ہم نہ تھے حاضر
جو مستقبل کبھی ہوگا درخشاں ہم نہیں ہونگے

سالک صاحب کی مرنجاں مرنج طبیعت کی وجہ سے ایک عالم ان کا گرویدہ تھا۔ جماعت احمدیہ کے درجنوں نہیں سینکڑوں افراد سے ان کے مراسم نہایت دوستانہ تھے اور خود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے عقیدت کے جذبات ان کے دل میں موجود تھے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ جو شمع انہوں نے روشن کی اس کی تابانی قائم رکھے۔

شوریٰ انصار اللہ کیلئے نمائندگان کے اسماء گرامی سے زعماء جلد مطلع فرمائیں (قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

مُفید۔ دلچسپ اور پُر لطف پروگرام

اطفال کے سالانہ اجتماع کی تیاری شروع ہے آپ کیلئے ہم اس اجتماع کے پروگرام کو احمدی بچوں کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید۔ دلچسپ اور پر لطف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھجوایئے۔

(مہتمم اطفال)

ضرورت — وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ کو اپنی اراضی کے انتظام کی خاطر ایک ایسے تجربہ کار دوست کی ضرورت ہے جو عارضی طور پر اس کام کے لئے اپنی خدمات وقف کر سکیں پٹواری یا قانونگو ہونے کی صورت میں انہیں ترجیح دی جاوے گی۔ تفصیل کے لئے دفتر کی طرف لکھیں۔

(انچارج دفتر وقف جدید ربوہ)

ولادت — چوہدری محمد حسین صاحب تشنہ پشاور کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۹ ستمبر ۵۹ء بروز ہفتہ لڑکا عطا فرمایا۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب نے بچے کا نام منور احمد تجویز فرمایا ہے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے التماس ہے کہ وہ بچے کے صاحب عمر اور خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

(مولا بخش جنرل سیکرٹری پشاور)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے ماموں شیخ محمد عبداللہ صاحب محلہ دارالبرکات بعارضہ دمہ تین یوم سے شدید بیمار ہیں احباب ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور صحت کاملہ کے لئے دعا فرما دیں۔ (شیخ نور الحق ربوہ)

۲۔ بندہ ایک لمبے عرصہ سے پریشانی میں مبتلا ہے نزلہ و زکام کے علاوہ اعصابی کمزوری اور بخار بھی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جملہ عوارض اور شریر عنصر کے ہر شر سے محفوظ رکھے

(عبد الرحمن عزیز مدرس (جنرل سیکرٹری۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ پاکپتن)

۳۔ میرے خسر صاحب سخت بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

(خوشی محمد کارکن وکالت مال (تحریک جدید)

۴۔ خاکسار کی ہمشیرگان ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ نیز میرے بھائی ایک محکمانہ امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔ احباب جماعت شفایابی اور امتحان میں نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(مسعود احمد ٹی۔ آئی۔ کالج ربوہ)

۵۔ میری ہمشیرہ کا اپریشن ہوا تھا۔ کمزوری بہت ہو گئی ہے۔ احباب کرام صحت و توانائی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد ادریس چوہدری سرگودھا)

۶۔ میں بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا فرماویں اللہ تعالیٰ مجھے پریشانیوں سے نجات دے۔ (محمد شفیع سلیم پوری (کلرک) ضلع سیالکوٹ)

۷۔ خاکسار دو دن سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ اصحاب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عبداللہ خان ڈرائیور C/O شاہ نواز لمیٹڈ دکوڑیہ روڈ کراچی)

۸۔ میں گزشتہ چند یوم سے بوجہ درد شکم بیمار ہوں۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (سعید احمد احمدی ٹرینگ ڈسپنسر سول ہسپتال لائل پور)

۹۔ احباب میری صحت کے لئے دعا کریں۔ (فتح محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دلاور چیمہ)

۱۰۔ میرا لڑکا عزیزم مشتاق احمد سیکنڈ ائیر آف مرے کالج جو ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار تھے بخار کی شدت پریشانی کا باعث بنی ہوئی تھی احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ درازی عمر و صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(چوہدری عنایت علی سیکرٹری انچارج مقام و ڈاکخانہ گوجرہ براستہ بیگووالہ۔ ضلع میانکوٹ)

۱۱۔ میں چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری تکالیف دور فرمائے (علی محمد گجر ڈاگیہ اور حمہ۔ ڈاکخانہ خاص اور حمہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا)

۱۲۔ مکرم حکیم عبد العزیز صاحب عقب گول بازار بخار و درد پیچش کی وجہ سے بیمار ہیں اور سخت کمزور ہو گئے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

(مرزا عبد الرشید وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

۱۳۔ میرے بھائی محمد افضل کو قریباً دو ہفتہ سے پیٹ میں شدید درد اور بخار کی تکلیف ہے ڈاکٹروں کے خیال میں اسے اپنڈے سائٹس کی تکلیف ہے۔ جس کا ممکن ہے اپریشن کرانا پڑے۔ اسے بغرض علاج لاہور لیجایا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درد مندانہ دعاؤں کی التماس ہے تا خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(محمد اکرم ابن صوفی محمد عبداللہ صاحب ڈائیل میکر ربوہ)

وقفِ جدید کے وعدے سو فیصدی پورا کرنیوالی جماعتیں

ذیل میں ایسی جماعتوں کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جنہوں نے ۱۰ اکتوبر ۱۹۵۹ء تک اپنے وقف جدید سال دوم کے وعدے سو فیصدی ادا کر دیئے ہیں۔ دفتر وقف جدید ان جماعتوں کے عہدیداران اور جملہ احباب کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے بروقت ایفائے عہد کر کے ہمارے کام میں امداد فرمائی۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء نیز دعا کے لئے یہ فہرست حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھی پیش کر دی گئی ہے۔ امید ہے۔ کہ آئندہ بھی آپ دفتر کو اپنے تعاون سے اسی گرمجوشی کے ساتھ نوازتے رہیں گے۔

(انچارج دفتر وقف جدید)

لاہور

جماعت	رقم
حلقہ گلبرگ کالونی	٣٠/-/-
رائے ونڈ	١٢/-/-
راجہ جنگ	١٢/٤/-
حلقہ قلعہ لچھمن سنگھ	٦/٤/-
باڑیانوالہ	٦/-/-
مرشد بلوچاں	١٨/٥/-
میشورکے	٦/-/-
قبر والا	٦/-/-
کوٹلی جہور	٦/٢/-

سیالکوٹ

جماعت	رقم
سیالکوٹ چھاؤنی	١٣٦/٨/-
بھاگو وال	٢٤/-/-
کورو وال	٦/-/-
بھنڈال	٢٤/١/-
نارو وال	١٨/١٤/-
فتو کے	١٢/-/-
عیدانی ڈاکخانہ خاص	٦/١٢/-
ڈیریانوالہ تحصیل نارووال	٦/-/-
یدو ملہی	٦/-/-
چندر کے منگولے	٢٤/-
مانگا چانگریاں	١٨/-/-
پنڈی بھاگو	٢٧/١٤/-
جہور	٧٠/-/-
کھرپا ڈاکخانہ بھاگیاں	٦/-/-
چوہرمنڈا تحصیل پسرور	٦/-/-
کھیوہ باجوہ	٦/-/-
گھٹیالیاں	٤٢/-/-
ہیرو چک	٢٤/-/-

گوجرانوالہ

جماعت	رقم
نذیر آباد	٢١١/٢/-
اکال گڑھ	٢٤/-/-
بیر کوٹ	٦/٢/-
فیرتہ وال	٦/٢/-
مونگی	٤٢/-/-
مانڈی ٹھاکراں P.O. مونگی	٦/-/-
گرمولا ورکاں	١٤٥/٨/-
پنڈی بھٹیاں	٦/-/-
مانگٹ اونچے	٦/-/-

شیخوپورہ

جماعت	رقم
بیدادپور	٢٠/-/-
کرم پورہ	٤٢/٢/-
چک ۲۵ ستھیانی خورد	٨/-/-

ملتان

جماعت	رقم
باگڑ سرگانہ	١٩/١٢/-
میلسی	١٢/٨/-
جہانیاں	٦/-/-
کبیر والا	٤٠/١٤/-
چک 1/H P.O. میاں امام	٦/-/-
بھینی بابا محمد بخش صاحب P.O. ڈاکخانہ	١٣/-/-
چک نمبر ۱۶۳ شہاب گڑھ	٩/-/-
گھنے وال	١٢/-/-
ڈیوان سنگھ	٢٩/٨/-
ہنگہ گرچھڑ وال	٦/-/-
چک ۵۴۳ ای۔ بی	٦/-/-

منٹگمری

جماعت	رقم
منٹگمری	١٤٧/٤/-
چک ۲۴۵ ای۔ بی	٤٣/-/-
چک ۱۲ / 11.R	٦/-/-
چک ۶ / 11.R	١١٤/-/-
گگو منڈی	٣٠/١/-
چک ۵۵ / 20.R	٢٠/-/-
چک ۹۶ / 12.R	٦/-/-
میرک	٢٤/-/-
سکھولی کلاں	١٢/-/-

لائل پور

جماعت	رقم
چک ۱۰۹ گ ب نرائن گڑھ	٢٤/-/-
چک ۲۶۹ گ ب براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ	٦/-/-
گوجرہ	٨٥/١١/-
چک ۶۱ ج ب بیری وال	٦/١/-
ماموں کانجن	٦٠/١٠/-
چک ۳۳ ج ب	٣٦/-/-

(بقیہ صفحہ ۷ پر)

ضلع لائلپور

چک ۱۰۸ R.B — ۱۴/۱۲
چک نمبر ۲۰۶ ج.ب گوکھووال — ۲۰/-
چک نمبر ۲۹۷ ج.ب — ۱۸/-
چک نمبر ۱۳۲ گ.ب — ۸/۶/-
چک نمبر ۸۹ ج.ب رتن — ۲۲/۴/-
چک نمبر ۴۵ گ.ب پیر محل — ۲۵/-
چک نمبر ۹۴ ج.ب — ۱۳/-
چک نمبر ۱۹۷ R.B لاٹھیانوالہ — ۹۶/۱۵
چک نمبر ۱۱ گ.ب — ۱۳/۸
چک نمبر ۴۷ گ.ب — ۱۰/-
چک نمبر ۳۳۲ ج.ب دھنی دیو — ۶/۱
چک نمبر ۱۳۴ گ.ب — ۶/-
چک نمبر ۳۶ گ.ب — ۶/-
چک نمبر ۱۷ ج.ب — ۶/-
چک نمبر ۶۷ ر.ب ڈاکخانہ شاہ کوٹ — ۱۸/۴
چک نمبر ۲۷۱ پکا انا — ۱۲/-
ڈھوعہ — ۶/۱/-
چک نمبر ۶۶ دھاندرہ — ۶/-
چک نمبر ۲۲۵ — ۱۲/-
شورکوٹ — ۱۲/-

ضلع مظفر گڑھ

لیہ — ۷/-
پرہاڑ غربی — ۶/-

ضلع ڈیرہ غازیخاں

کوٹ قیصرانی — ۶/-

ضلع جھنگ

چنڈ بھروانہ — ۱۲/-
ویّں بہادر شاہ — ۱۳/-

حیدرآباد

نواں کوٹ احمدیاں — ۶/-/-
بدین — ۶/-/-
ٹنڈو اللہ یار — ۲۶/-
سنجر چانگ — ۲۴/-
گوٹھ کوٹ کوندل — ۶/-/-
ٹنڈو جام — ۱۹/۸/-
ٹیاری — ۸/-/-

ضلع دادو

رادھن — ۵۵/-/-

ضلع سانگھڑ

جھول — ۶/۸/-

ضلع تھرپارکر

احمدآباد اسٹیٹ — ۱۲۲/۸/-

ضلع دادو

دادو — ۴۷/-/-

ضلع نواب شاہ

نواب شاہ — ۱۵۰/۸
گوٹھ مولا بخش — ۱۲۹/۱۲/-
کنڈیارو — ۲۲/-
باندھی — ۶۲۵/۳/-
دوڑ — ۳۹/-
محراب پور — ۶/-
مورو — ۱۲/۴
گوٹھ سردار محمد — ۳۰/-
گوٹھ دادن — ۶/-
دریا خاں مری — ۳۶/۱۲/-
گوٹھ غلام الدین — ۵۴/-

ضلع سکھر

سکھر — ۸۵/-/-

بھرلانچہ

بچڑا کھالی — ۵۰/-/-

آزاد کشمیر

گلگت — ۱۲/-/-
میرپور — ۲۸/-
دو میل — ۶/-
بھابڑا — ۲۴/-/-

مشرقی پاکستان

دیناج پور احمد نگر — ۱۲/-
بھات گاؤں — ۱۱۵/-
بھیر پیر شاہ — ۷/-/-
پاربتی پور — ۶/-/-
کھلنا — ۱۰/-/-
ڈھاکہ — ۶۸۸/۶/-
نرائن گنج — ۱۱/-/-
تیج گاؤں — ۱۵/۸/-
نادیہ — ۶/-/-
بھادوگرا — ۶/-
چٹاگانگ — ۵۸/-
میمن سنگھ — ۱۵/۱۱/-
ڈنگی پور — ۶/-/-
شونام گنج — ۱۰/-

بورنیو

بورنیو — ۱۹/۸

کویت

کویت کسٹمز — ۱۲۵/۱۲/-

عراق

بغداد — ۱۷۲/-

پشاور

لنڈی کوتل — ۱۴/-/-

ہزارہ

ہری پور — ۶/-
ایبٹ آباد — ۲۰/-
جوبلیاں — ۱۲/-

مردان

اسماعیلہ — ۶/-

بہاولپور

چک نمبر ۱۸۳ — ۱۲/-/-
چک نمبر ۱۳۲ فقیروالی — ۶/-
چک نمبر ۱۵۹ — ۳۰/-
چک نمبر ۱۰۳ فقیروالی — ۱۰/-
ہارون آباد — ۶/-
بستی چک نمبر ۲ — ۶/-
فورٹ عباس — ۳۰/-
چک نمبر ۳۲۷ H.R — ۸/-
چک نمبر ۹ — ۱۲/-

رحیم یارخاں

حکیم عصام الدین — ۱۲/-
چک نمبر ۵/۱۴ — ۷/-
میکلوڈ گنج شہر — ۶/۸/-

جہلم

محمود آباد — ۱۳/۱
کالا گوجراں — ۶/-
نور نگر فارم — ۴۲/۴

لورالائی

لورالائی — ۳۰/-

سبی

چٹ پٹ — ۳/۶/-

کیمبل پور

کھوڑ — ۷/-/-
کوٹ فتح خاں — ۸۵/-/-

بنوں

سرائے نورنگ — ۳/-

میانوالی

ہرنولی — ۱۰/-/-

گجرات

دھیر کے کلاں — ۶/-/-
علی پور — ۶/-/-
ڈنگہ — ۸/۸/-
شادیوال کلاں — ۶/-
چک سکندر — ۴۸/-
بھاگووال کلاں — ۶/-
ڈھیرے دا سٹیشن — ۱۰/-
مترو کے — ۶/-/-
سرائے عالمگیر — ۱۸/-/-
گوڑیالہ — ۱۲/۲/-
دھوریہ تحصیل کھاریاں — ۷/-/-
جبو کے — ۶/-
سوک کلاں — ۳۶/۱۲
ڈنگہ — ۶/-/-

ضلع سرگودھا

چک نمبر ۳۳ جنوبی — ۱۲/۸
کھوٹ جوئیہ — ۱۵/-
چک نمبر ۳۵ جنوبی — ۱۲/-
بھلکہ — ۶/-
چک نمبر ۳۵ شمالی — ۳۴/-
چک نمبر ۶۴ — ۶۳/-
چک نمبر ۶۱ ج — ۶/-
بھابڑہ — ۱۷/۱۴
ادرحمہ — ۲۴/-
جوہر آباد — ۲۴/-
چک نمبر ۱۵۲ شمالی — ۶۴/-
چک نمبر ۹۴ جنوبی — ۱۸/-
چک نمبر ۸۸ شمالی — ۳۰/-/-
بھیرہ — ۳۷/۸
ڈرہ — ۸/-/-
چک نمبر ۸۶ شمالی — ۶/-/-
چک نمبر ۴۳ ھ-R — ۱۲/-
کوٹ مومن — ۵۵/-
تونہ — ۵۰/-/-
چک نمبر ۳۷-۳۸ شمال — ۶/-
شاہ پور — ۱۲/-
چک نمبر ۱۶۸ ش — ۹/-
چک نمبر ۱۷ ح — ۶/-
چک نمبر ۳۳ ج — ۱۲/-
تخت ہزارہ — ۶/-
چک نمبر ۳۸ ج — ۶/-

راولپنڈی

جماعت احمدیہ محمود — ۱۳/-
دودھ براستہ بھاگنا نوالہ — ۱۸/-

درخواست دعا

میری بہن شاہدہ عرصہ دو ماہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور آجکل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(سید علی احمد طارق ابن سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ لائلپور)

مجلس اُردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک پُر لطف ادبی مجلس کا انعقاد

پاکستان کے مشہور طنز نگار شاعر جناب سید محمد جعفری کی شرکت

ربوہ ۱۲ اکتوبر:- کل بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام ایک خصوصی ادبی مجلس کا انعقاد عمل میں آیا جس میں تعلیم الاسلام کالج کے ممبران اسٹاف طلباء اور متعدد دیگر اہل ذوق حضرات کے علاوہ پاکستان کے مشہور طنز نگار شاعر جناب سید محمد جعفری صاحب اور جناب امجد الطافہ صاحب ایم۔اے سیکرٹری ایڈیٹوریل بورڈ اردو دائرہ انسائیکلوپیڈیا آف اسلام نے بھی بزم اردو کی خاص دعوت پر لاہور سے تشریف لا کر شرکت فرمائی۔

مجلس کا آغاز ساڑھے تین بجے بعد دوپہر کالج ہال میں بزم اردو کے پریذیڈنٹ پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد ایم۔اے کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے طالب علم محمد سلیم صاحب نے کی۔ بعد ازاں جناب امجد الطافہ صاحب نے روایت اور افسانہ کے موضوع پر ایک ٹھوس تحقیقاتی مقالہ پڑھا۔ جناب جنید ہاشمی صاحب نے جناب ریاض احمد صاحب کا مقالہ "کچھ جدید غزل کے بارے میں" پڑھ کر سنایا کیونکہ ریاض احمد صاحب موصوف بعض مصروفیات کی بناء پر لاہور سے تشریف نہیں لا سکے تھے۔ سامعین جناب سید محمد جعفری صاحب کا کلام سننے کے بہت مشتاق تھے۔ چنانچہ آپ نے نہایت لطیف مزاح پر مشتمل اپنی طنزیہ نظمیں پیش کر کے محفل کو کشت زعفران بنا دیا اور خوب داد وصول کی سامعین کے متواتر اور بار بار کے اصرار پر جعفری صاحب کو متعدد نظمیں سنانا پڑیں۔ ہر چند کہ سامعین کا جذبہ شوق فزوں تر ہوتا جا رہا تھا تاہم صدر مجلس نے جعفری صاحب کے آرٹ اور اس پُر لطف مجالس کے اختتام کا اعلان کیا۔

قرض لینے والے کاشتکاروں سے رہن نامے لکھوانے کا طریقہ منسوخ

آج اس سلسلے میں اہم کانفرنس منعقد ہو رہی ہے

لاہور ۱۲ اکتوبر:- اس وقت قرض لینے والے کاشت کاروں کی طرف سے زرعی ترقیات کی مالی کارپوریشن کو جو رہن نامے دیئے جاتے ہیں۔ ان کا سلسلہ ختم کرنے کے سوال پر آج ایک کانفرنس میں غور کیا جائیگا جس میں مسٹر اختر حسین گورنر مغربی پاکستان اور زرعی ترقیات کی مالی کارپوریشن کے صدر میر ممتاز حسن بھی شرکت کریں گے۔

آخر الذکر کل تیسرے پہر کراچی سے لاہور پہنچے ہیں۔ آپ نے کہا کہ رہن ناموں کا طریق کار ختم کرنے کی تجویز سے یہ فائدہ پہنچے گا کہ اس وقت بعض دفتری کارروائیوں کے لئے رجسٹرار کے دفتر میں جو تاخیر ہو جاتی ہے۔ اس کا سدباب ہو جائے گا۔ آپ نے اس خیال کا اظہار کیا کہ کاشت کاروں کو قرض دینے کے سلسلے میں سادہ سے معاہدہ کو قانونی اور باضابطہ معاہدہ قرار دینا چاہیئے۔

اس کانفرنس میں یہ تجویز بھی زیر بحث لائی جائے گی کہ اس وقت قرضہ لینے والے کاشتکاروں کے ضامن کی طرف سے قرضے کے تمسک پر جو ٹکٹ لگائے جاتے ہیں۔ آئندہ انہیں نظر انداز کر دیا جائے۔ آپ نے کہا کہ کاشت کار اس اسٹامپ ڈیوٹی کی وجہ سے کارپوریشن سے قرض حاصل کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ حکومت مشرقی پاکستان پہلے ہی اس اسٹامپ ڈیوٹی کو منسوخ قرار دے چکی ہے۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ مغربی پاکستان میں بھی اسے منسوخ کر دینا چاہیئے کیونکہ اس اقدام سے بھی زرعی ترقی میں مدد ملے گی جب

م ۔ ملک کی زراعتی حالت ترقی کر جائے گی۔ تو حکومت کی آمدنی خود بخود بڑھ جائیگی۔ اور اسے زیادہ مالیہ وصول ہو گا۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اسٹامپ ڈیوٹی کے سلسلے میں اسے جو نقصان پہنچے گا۔ اس کی تلافی ہو جائے گی۔

عراقی وزیر اعظم کی حالت

بہتر ہو رہی ہے

بغداد ۱۲ اکتوبر۔ بغداد ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ عراقی وزیر اعظم جنرل عبد الکریم قاسم کی حالت بہتر ہو رہی ہے۔ وزیر صحت شواف نے کہا کہ وزیر اعظم کے زخم ٹھیک ہو رہے ہیں۔ یاد رہے جنرل قاسم پر چار روز قبل گولی چلائی گئی تھی۔ جس سے وہ زخمی ہو گئے تھے۔

دریں اثنا عراق میں کرفیو کے اوقات کم کر دیئے گئے ہیں۔ اب دس بجے شب سے پانچ بجے صبح تک کرفیو نافذ رہے گا۔

صدر ایوب لاہور پہنچ رہے ہیں

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خاں صبح کراچی سے بذریعہ طیارہ لاہور پہنچ رہے ہیں یہاں مختصر سے قیام کے بعد وہ بذریعہ طیارہ لائلپور چلے جائیں گے۔ لائلپور میں وہ ٹیکسٹائل انسٹی ٹیوٹ کا سنگ بنیاد رکھیں گے جس کی تعمیر پر چھیالیس لاکھ روپے خرچ ہونے کا اندازہ ہے۔ صدر ایوب شام کو صوبائی گورنر مسٹر اختر حسین کے ہمراہ لاہور واپس جائینگے، منگل کو صدر ایوب لاہور چھاؤنی میں پنجاب رجمنٹ کی دو صد سالہ تقریبات پر ایک شاندار پریڈ سے سلامی لیں گے۔ پریڈ کی قیادت فیلڈ مارشل سر کلاڈ آکنلیک کریں گے۔ صدر ایوب تحصیل چونیاں کے ایک گاؤں میں ویسٹ پاکستان رینجرز کی سالانہ تقریبات بھی دیکھیں گے۔ وہ ۱۴ اکتوبر کی صبح کو راولپنڈی روانہ ہو جائیں گے۔

کاشت کاروں کیلئے قرضے کی سہولتیں

لاہور ۱۲ اکتوبر۔ زرعی ترقیات کی مالی کارپوریشن نے تحصیلوں میں قائم شدہ تیس فارم میں سے نو کو پانچ سو روپے تک قرض دینے کا اختیار دے دیا ہے۔ اس وقت ان نو تحصیلوں کے لوگوں کو قرض لینے کے لئے ضلعی دفاتر کی طرف رجوع کرنا پڑتا تھا۔ نئے انتظامات کے تحت ان دفتروں کے تحقیقاتی افسر کی جانب سے قرض حاصل کرنے والوں کو چیک دیا جائیگا جسے خزانہ کے دفتر سے کیش کر دیا جا سکے گا

زرعی ترقیات کی مالی کارپوریشن کے صدر میر ممتاز حسن نے ایک بیان میں کہا یہ تجویز بھی زیر غور ہے کہ تحصیلوں کے دفتر ضلع دفتر سے رجوع کئے بغیر پانچ سو روپے تک قرض دے سکیں۔ ہو سکتا ہے بعد میں انہیں پانچ سو روپیہ سے زیادہ قرض دینے کا مجاز بھی قرار دیا جائے۔ کارپوریشن کی کوشش یہ ہے کہ کاشتکار مصنوعی کھاد کے حصول اور زیادہ غلہ پیدا کرنے کے سلسلے میں چھوٹی چھوٹی رقمیں قرض لیں۔

بقیہ صفحہ ۴

دعائیں اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ ان اللہ یحب المتقین۔ اللہ تعالیٰ متقیوں سے محبت کرتا ہے۔ اسی طرح فرماتا ہے کہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کی ہر مصیبت میں اللہ تعالیٰ ان کے لئے نجات کا سامان پیدا کر دیتا ہے اور ان کو وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے ان کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ چنانچہ فرمایا۔ مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ

پس ہمارے لئے یہ عظیم الشان خوشخبری ہے کہ ہم مرکز کے احترام کو ملحوظ رکھ کر خواہ تکلف سے بھی ایسا کرنا پڑے لوگوں کو ٹھوکر سے بچائیں تو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ وہی سلوک کرے گا جو وہ متقیوں سے کرتا ہے پس ہمارے لئے دونوں راہیں کھلی ہیں کہ مرکز کی حرمت کو نقصان پہنچا کر خدا تعالیٰ کی ناراضگی کو اپنے اوپر سہیڑ لائیں یا اس کی حرمت کو قائم کر کے تقویٰ شعار لوگوں میں داخل ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث ہوں۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۲